دل کی بات

سبُو اپنا اپنا ہے، جام اپنا اپنا

دہشت گردی کے خاتمے کی آڑ میں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک دنیا کے امن پسند مسلمان ملکوں پر ظلم وستم کے تمام حربے آزما رہے ہیں۔ بے گناہ عوام کو قتل کر رہے ہیں۔ ہر طرف خوف وہراس، وحشت ودہشت اور ہُو کا عالم ہے۔ کروسیڈ امریکہ پوری دنیا (خصوصاً مسلم دنیا) پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہا ہے۔ مسلم حکمرانوں نے مارے خوف کے چُپ سادھ لی ہے۔ لیبیاء، ایران، شام اور دیگر مسلم ممالک کو سانپ سونگھ گیا ہے۔ ''فرنٹ لائن سٹیٹ'' کا چودھری امریکی مفادات کے لیے بہترین خدمات پر ''نان نیٹو اتحادی'' کا تمغہ حسن کارکردگی سینے پر سجائے ملکوں ملکوں اتراتا پھرتا پھولا نہیں سماتا۔ روشن خیالی اور ترقی پسندی کا نعرہ بلند کر کے دوقومی نظریے کو یک قومی نظریے میں بدلا جارہا ہے۔ فیڈریشن اور کنفیڈریشن کی باتیں ہورہی ہیں۔ پاک بھارت کرکٹ میچ سیریز چل رہی ہے۔ سٹیڈیم کے باہر بینر آویزاں ہیں: ''اتحاد واتفاق میں برکت ہے، پیار تو ہونا ہی تھا'' 1947ء میں جس پیار اور اتحاد واتفاق کو ہندو اور کانگریس نوازی کہا گیا۔ آج وہ کیسے اور کیوں جائز ہے؟ صرف اس لیے کہ امریکہ و برطانیہ کا ایجنڈہ اور نیو ورلڈ آرڈر کا حصہ ہے۔ بانی پاکستان کی بیٹی دینا واڈیا اور نواسہ نواس جنہوں نے بابا کے دیس میں رہنا تو پسند نہیں کیا لیکن کرکٹ میچ دیکھنے بابا کے دیس میں آئے ہیں۔ مسئلہ کشمیر گلیشئر کے نیچے دبا دیا گیا ہے۔ فریضۂ جہاد کی امریکی تعبیر کی جارہی ہے۔ نصاب تعلیم سے قرآنی آیات نکالی جارہی ہیں۔ قوم کھیل کود میں مصروف ہے اور وانا (وزیرستان) میں محب وطن مسلمان فوج' محب وطن مسلمان قبائل سے برسرپیکار ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق 100 کے قریب بے گناہ قبائلی اور 50 کے قریب فوجی شہادت کے رتبہ پر فائز ہوچکے ہیں۔ یہ وہی قبائلی ہیں جو آپ کے محافظ تھے اور ہیں۔ آج آپ انہیں دشمن قرار دے کر قتل کر رہے ہیں۔ مکانات، دکانیں اور بستیاں مسمار کر رہے ہیں۔ جنرل حمید گل نے سچ کہا ہے: ''ایک طرف فوجی ڈسپلن جبکہ دوسری طرف شہیدانِ وفا ہیں۔'' یہ خطرناک کھیل کس کے اشارے اور کس کے حکم پر کھیلا جارہا ہے؟ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا' ہر ذی شعور محب وطن پر واضح ہے۔

اِدھر سیاسی قیادت ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر قوم کو باہر نکلنے کی دعوت دے رہی ہے۔ مجلس عمل کی قیادت کا رویہ انا ولا غیری کا مصداق ہے۔ انہوں نے جنرل پرویز کو صدر بنایا اور اُن کے تمام اقدامات کو قانونی جواز اور تحفظ فراہم کیا۔ اُن کی معنی خیز خاموشی سوالیہ نشان ہے۔ قوم نے مجلس کی قیادت سے جو توقعات وابستہ کر رکھی تھیں اُنہیں شدید دھچکا لگا ہے۔ جب کسی قوم کی قیادت، مفاہمت، مصلحت، خاموشی، چشم پوشی، اور راہِ فرار اختیار کرلے تو قوم کیسے جاگے؟ قومی کردار ہی زوال آشنا ہے تو قوم کیوں کر باہر نکلے؟ افغانستان اور عراق کے مسلمان عوام خراجِ تحسین کے مستحق ہیں' جنہوں نے ہزار ستم سہہ کے بھی مزاحمت اور استقامت کی راہ اختیار کی۔ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ وہ ایک زندہ قوم ہیں اور اُن کا ایک قومی کردار ہے۔ فلسطین کی تحریک مزاحمت ''حماس'' کے سربراہ شیخ احمد یٰسین کو اسرائیلی حکومت نے علی الاعلان شہید کردیا مگر اُس معذور اور نابینا مجاہد نے فلسطینی قوم میں عزم واستقامت اور جہاد کا جو جذبہ بیدار کیا ہے' وہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ امریکہ اور اس کے اتحادی دہشت گردوں کا خیال ہے کہ وہ ان پرعزم لوگوں کو اپنے راستے سے ہٹا کر کامیابی حاصل کرلیں گے مگر ایک زندہ قوم کی موجودگی میں یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ ہم نے مفاہمت اور فرار کا راستہ اختیار کیا لیکن عراق اور افغانستان نے مزاحمت اور جہاد کا راستہ اختیار کیا۔ جیت اُنہی کی ہوگی۔